

(۲۰)

اللہ کے عہدوں کو پورا کرنے سے ہی انعام حاصل ہوتے

ہیں

(فرمودہ یکم مئی ۱۹۱۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتِيْ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا بِعَهْدِيْ اَوْفٍ بِعَهْدِكُمْ  
وَإِيَّايْ فَارْهَبُوْنِ وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُّصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كٰفِرٍ بِهٖ وَلَا  
تَشْتَرُوْا بِاٰيَتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاٰيٰتِيْ فَاتَّقُوْنِ وَلَا تَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُوْا الْحَقَّ  
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاَتُوْا الزَّكٰوةَ وَاِرْكَعُوْا مَعَ الرَّٰكِعِيْنَ اَتَا مَرْوٰنَ  
النَّاسَ بِالْبَيِّنٰتِ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ  
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنْهُمْ مُّلْقُوْا  
رَبِّهٖمْ وَاَنْتُمْ اِلَيْهٖ رٰجِعُوْنَ

پھر فرمایا:-

بہت لوگ دنیا میں اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ انصاف سے کام نہیں کرتے۔ جہاں کہیں ان کا معاملہ کسی سے پڑتا ہے ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوسرے کی چیز ہم لے لیں۔ یہ لوگ معاہدات کی پابندی نہیں کرتے، حالانکہ بڑے شرم کی بات ہے کہ جب ایک بات پر معاہدہ ہو جائے تو اس سے یہ امید رکھی جاوے کہ اس کو زید تو پورا کرے اور میں نہ کروں اور کسی کا نقصان ہو تو ہو لیکن مجھے ضرور ہی فائدہ پہنچ جاوے۔

تاجر لوگ چاہتے ہیں کہ ہر ایک چیز کی قیمت تو پوری لیں لیکن چیز گندی اور خراب

دیں۔ ادھر خریداروں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم قیمت تو تھوڑی دیں لیکن مال اچھا لیں۔ خواہ تاجر گھر سے ڈال کر دے۔ نوکر چاہتا ہے کہ میں محنت کم کروں لیکن تنخواہ زیادہ پاؤں اور آقا چاہتا ہے کہ کام پورا لوں لیکن تنخواہ بہت کم دوں۔ غرضیکہ ہر ایک آدمی اپنے معاملہ میں دوسرے کا نقصان ہی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ نہیں چاہتا کہ کسی اور کو بھی کوئی فائدہ پہنچ سکے۔ بعض دفعہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہوئے خود نقصان اٹھ لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے سنا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے ایک بڑاز سے کپڑا خریدا۔ جب وہ خرید کر گھر چلا گیا تو فروخت کرنے والے شخص کو معلوم ہوا کہ اس کپڑے میں تو نقص تھا کیڑے نے اس کو ناکارہ کر دیا ہوا تھا۔ اس کو خوف خدا آیا کہ میں نے مسافر سے دھوکا کیا ہے۔ وہ ایک قافلے کا آدمی تھا قافلہ چلا گیا۔ تاجر اس کے پیچھے گیا اور دو تین منزلوں پر جا کر اس سے ملا اور کہا کہ میرا دل گھبرا گیا کیونکہ میں نے تم کو دھوکہ دیا۔ تم اپنا روپیہ واپس لے لو اور مجھے کپڑا دے دو۔ اس نے کہا کہ تو نے ہی دھوکا نہیں دیا میں نے بھی کیا ہے۔ جتنے روپے میں نے تم کو دیئے تھے وہ سب کھوٹے تھے مجھے تو نفع ہی رہا تھا۔

لوگوں سے تو دھوکا کیا ہی جاتا ہے لیکن آدمی اللہ کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ آدمی دھوکا کھا جاتا ہے۔ لیکن تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ انسان خدا کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں اور پھر عجیب در عجیب فریب کرتے ہیں۔ خدا کے ساتھ جو معاہدہ ہے اس کو تو پورا نہیں کرتے لیکن یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا ہم سے اپنے عہد کو پورا کرے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے چونکہ مسلمان کہلا لیا پس خدا ہم کو مسلمان سمجھ لے گا خواہ ہم میں کتنا ہی بغض، کینہ، دشمنی اور برائیاں کیوں نہ ہوں۔ اور خدا ہم سے مسلمانوں والا سلوک کرے گا اور دھوکا کھا جائے گا۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ وہ عالم الغیب ہے۔ انسان دھوکا کھا سکتا ہے، دکاندار خریدار کو دھوکا دے سکتا ہے، نوکر آقا کو دھوکہ دے سکتا ہے اور آقا نوکر کے ساتھ دغا بازی کر سکتا ہے لیکن خدا دھوکا نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ تو انسان کی ہر ایک کمزوری کو خوب جانتا ہے اور پوشیدہ بھیدوں اور ارادوں سے بھی خوب واقف ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان عبادت کرتا ہے لیکن خدا کی درگاہ میں قبول نہیں ہوتی۔ روزے رکھتا ہے لیکن خدا کے حضور قبول نہیں کئے جاتے۔ بیسیوں نیکی کے کام کرتا ہے لیکن رد کئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خدا انسان کی نیتوں اور اندرونی رازوں کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان باتوں سے کام نہیں بن سکتا میں

اسی وقت اپنے وعدے پورے کروں گا جبکہ تم بھی اپنے وعدے پورے کرو گے۔ جب تم راستباز بن جاؤ گے، گناہوں کو چھوڑ دو گے، فسق و فجور سے قطع تعلق کر لو گے، بغض و کینہ سے اپنے سینوں کو صاف کر لو گے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو جاؤ گے تب تم سچے مسلمان بنو گے اور پھر تم سے وعدے پورے کئے جائیں گے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو بنی اسرائیل سے ہم نے وعدے پورے کئے تاریخ میں بنی اسرائیل کے حالات پڑھ کر رشک آتا ہے کہ چار چار سو نبی ایک زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کیا ہی محبت اور پیار کے دن ہوں گے نبیوں کی صحبتیں اور کثرت سے اولیاء کی صحبتیں کیا ہی مزادتی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچنے کے رستے کھلے ہوئے ہوں گے۔ لیکن جب انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کرنا چھوڑ دیا تو تباہ و برباد ہو گئے۔ یہودیوں سے بہت بڑھ کر مسلمانوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ کے وعدے تھے اور اس جگہ اس آیت کا ذکر اس لئے ہے کہ تم میری نعمتوں کو یاد کرو۔ یہ وہی وعدے ہیں جو بنی اسرائیل سے کئے گئے۔ تم بھی میری نعمتوں کو دیکھ کر اپنے معاہدوں کو پورا کرو پھر میں بھی اپنے معاہدوں کو پورا کروں گا۔ کیا میں نے بنی اسرائیل سے پورے نہیں کئے تھے۔ تم ان نعمتوں کو دیکھ سکتے ہو جو ان پر ہوئیں۔ اب بھی میں ایسا کر سکتا ہوں بشرطیکہ تم اپنے آپ کو اس قابل بناؤ۔ میں پھر وعدے پورے کروں گا۔

مسلمانوں کے پاس یہودیوں سے بہت زیادہ ملک تھے۔ چین، افغانستان، بلوچستان، ایران، ترکستان آرمینیا، یورپ کا بہت بڑا حصہ، افریقہ، عرب۔ یہ ملک مسلمانوں کے پاس ان سے زائد تھے۔ پھر مسلمانوں کو نبی دیا تو ایسا دیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ مُوسَى وَعِيسَى حَيِّينِ لَمَا وَسِعَهُمَا إِلَّا إِتْبَاعِي ۲۔ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری ہی پیروی کرنی پڑتی۔ پھر عَلَمَاءُ أُمَّتِي ۳ كَانِيَاءَ يَنْجِي إِسْرَائِيلَ ۳۔ ایسے عالی مرتبہ اولیاء بھیجے جو بڑی شان رکھتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تو چار چار سو نبی ایک زمانہ میں ہوتے تھے ۴۔ لیکن رسول کریم ﷺ کی امت میں ایک ایک شہر میں چار چار سو نبی ہوئے۔ اور اس حدیث میں یہ بتایا گیا کہ گو کسی مصلحت سے ان کا نام نبی نہ رکھا جائے لیکن وہ نبیوں کی برکات والے ہوں گے۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے چار سو شاگرد ایک شہر میں رہتے تھے۔ دنیا کی کوئی حکومت اور طاقت رسول کریم ﷺ کا متاثر نہیں کر سکتی تھی اور کسی میں طاقت نہ تھی کہ وہ مسلمان سے لڑے۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی لڑائی کے وقت ایک عیسائی

بادشاہ نے حملہ کرنا چاہا تو امیر معاویہ نے اس کو کہلا بھیجا کہ اگر کوئی لڑائی کیلئے آیا تو علیؓ کی طرف سے جو پہلا جرنیل نکلے گا وہ معاویہ ہوگا۔ ۵

ایک پادری نے بادشاہ کو سمجھانے کے لئے دو کتے منگوائے اور ان کو بھوکا رکھا پھر ایک گوشت کا لوتھڑا منگوا کر اس پر ان کو چھوڑ دیا۔ اور ایک بھیڑ یا بھی چھوڑا۔ تو وہ دونوں کتے اکٹھے ہو کر اس بھیڑیے پر حملہ آور ہوئے۔ اس نے کہا کہ یہی مثال مسلمانوں کی ہے۔ یہ اگرچہ آپس میں لڑتے ہیں لیکن کسی مقابلہ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اس پادری نے یہ مثال تعصب اور عداوت کی وجہ سے گندی دی۔ لیکن اصل میں یہ واقعہ سچا تھا۔ اب مسلمانوں کی حکومتیں کہاں ہیں اور جو بے نام و نشان ہیں بھی انہیں دوسری سلطنتیں مُردے کے ترکہ کی طرح بانٹ رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔ کیوں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہودیوں کی طرح عہد شکنی کی ہے۔

اب تم نے بھی عہد باندھا ہے اس لئے خدا کی طرف سے یہ پیغام تمہارے لئے ہے کہ تم سے پہلی قوم صحابہ نے اپنے عہدوں کو پورا کیا۔ تم ان کی نعمتوں کو یاد کرو اور خدا کے عہدوں کو پورا کرو وہ تمہارے ساتھ بھی یہ عہد پورے کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے وَجَاءَ عَلُّ الذِّیْنِ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الذِّیْنِ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۗ اِیْسَ تَم بَیْعَتِ كَ اَقْرَارِوْا كُوْپُوْرَا كُرُوْ، خَدَا (اُوْفِ بَعْدِ كُمْ) بھی پورا کر دے گا۔ پس کسی سے نہ ڈرو۔ بے جا ڈر رکھنے والا ہلاک ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَارْهَبُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں رکھ کر کسی حکومت سلطنت اور دشمن کا ڈر نہیں رکھنا چاہیے ہاں سلطنت کی فرمانبرداری صدق دل سے کرو۔ مگر یہ فرمانبرداری اس لئے کرو کہ خدا فرماتا ہے کہ اپنے حاکموں کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میں وہی وعدے پورے کروں گا۔

مسلمانوں کی کیسی شان و شوکت تھی اگر کوئی جاہل انسان بھی ان حالات کو سننے تو اسے شوق آ جاتا ہے کہ کاش! میں بھی اس وقت ہوتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی کوئی روک نہیں۔ اب تم وعدوں کو پورا کرو میں اس وقت بھی وہی کر سکتا ہوں۔ وعدے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اپنے مطلب کے لئے وعدے کئے جاتے ہیں لیکن بعد میں نیت بدل جاتی ہے (۲) بعض وعدے تو سچے دل سے کئے جاتے ہیں لیکن مشکلات کی وجہ سے ان پر قائم نہیں رہا جاسکتا۔ (۳) وعدہ تو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے لیکن اس کو پورا کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ لیکن خدا

ان سب کمزوریوں سے پاک ہے۔ اللہ کی نہ نیت بدلتی ہے نہ وہ کمزور ہے نہ اس کے سامنے کوئی روک آسکتی ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی طرف کسی نقص کو منسوب کرنا ہی جہالت ہے تو جب ایسی ہستی وعدہ کرے تو اس کے پورا ہونے میں کون سا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کی اطاعت اختیار کرو۔ اس سے جو وعدہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا کیا ہے اس کو پورا کرو۔ اسلام کے حکموں پر چلو۔ تم نے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ عہد کیا۔ یہ عام مشہور ہے کہ پہلی اور دوسری دفعہ تو گناہ معاف ہو سکتا ہے لیکن تیسری دفعہ معاف نہیں کیا جاتا۔ اپنے اندر ہوشیاری پیدا کرو۔ غفلت اور سستی کو چھوڑ دو۔ دنیا میں ایک بہادر سپاہی کی طرح رہو۔ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی تمہیں مٹا نہیں سکتیں۔ عزت اور شان و شوکت مومن کی غلام ہے جب کوئی خدا کا فرمانبردار ہو جاتا ہے تو یہ ہاتھ باندھ کر آ جاتی ہے۔ اللہ کے عہدوں کو پورا کرو تا کہ وہ اپنے انعاموں کا دروازہ تم پر کھولے۔ خدا تمہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق دے تاکہ تم عہدوں کو پورا کر سکو۔

(الفضل ۱۱۔ مئی ۱۹۱۴ء)

۱۔ البقرة: ۳۱ تا ۴۷

۲۔ الیواقیت والجواهر جلد ۲ صفحہ ۲۰ مطبوعہ مطبع میمنہ مصر ۱۳۱۴ھ

۳۔ مکتوبات امام ربانی از حضرت مجدد الف ثانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۶ مطبع نولکشور

۴۔ سلاطین باب ۲۲ آیت ۶ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۲۳ء

۵۔ مجمع بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۶، ۲۷ زیر لفظ ”ارس“ مطبوعہ نولکشور ۱۳۱۴ھ

حضرت امیر معاویہ کے اصل الفاظ اس پیغام میں یہ تھے۔ لئن تیممت علی ما بلغنی لا صالحی ولا کون مقدمتہ ولا جعلن قسطنطنیۃ حمۃ سوداء ولا نزعناک عن الملک نزع الاطفالینہ ولا ردناک اریسا من الارار سۃ ترعی الدوابل۔ یعنی اگر تو نے میرے پاس پہنچنے والی خبر کے مطابق حملہ کا ارادہ کیا تو میں فوراً حضرت علیؓ سے صلح کر کے ان کی طرف سے تیرے مقابل پر سب سے پہلا نکلنے والا جرنیل ہوں گا اور یاد رکھ کہ میں تیرے پایہ تخت قسطنطنیہ کو جلا کر سیاہ کر دوں گا اور تجھے تیرے تاج و تخت سے علیحدہ کر کے تجھے ایک ذلیل چرواہا بنا دوں گا کہ تو صورتوں کے پلے چراتا پھرے گا۔

۶۔ تذکرہ صفحہ ۶۱۔ ایڈیشن چہارم